© rasailojaraid.com

الہیات انقلاب از الطاف جاوید۔ ناشر: ادارۂ تعمیر نو۔ ۴۷-بی، گلبرگ۔ لاہور۔

"علامہ اقبال ڈاکٹر علی شریعتی ریسرچ سنٹر" کے تحت یہ مختصر کتاب تیار ہوئی ہے۔ انتساب کے عنوان سے نفسِ مدّعا بتایا گیا ہے کہ "یہ تفہیم اور آویزش دراصل ہابیلی عہد یعنی ابتدائی اشتراکی روحانی معاشرہ کی طرف اس عہد کی ترقی یافتہ علمی اور عمرانی قوتوں کے ساتھ مراجعت کی پہلی باشعور کوشش ہے" (ص ۳) گفتگو بار بار ادھر کچرے تفلسف کے گردابوں سے ہوتی ہوئی مؤلف کے مدّعا کی کہیں ایک جھلک دکھاتی ہے اور کہیں اسے پھر ڈھانپ دیتی ہے۔ سوویٹ روس کے متعلق فرمایا: "سوویٹ یونین کے نئے دستور سے پرولتاری آمریت کی دفعہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اب یہ مملکت طبقات پر مشتمل نہیں رہی" (ص ۱۵)۔ مؤلف کو وہاں موجودہ طبقاتی تفاوت کا شاید علم نہیں ہے۔

ایک اور اقتباس: "اگر آج کمیونسٹ فلسفۂ حیات میں ان اقدار عالیہ کی جھلک نظر آتی ہے اور اس فلسفۂ حیات کو ماننے والے اسے معاشرتی واقعیت میں تبدیل کرنے کے لیے جوق در جوق اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہیں تو یہ اُن کی اپنی اختراع نہیں ہے بلکہ یہ وہی مسلک ہے جس پر تاریخ کی صبح نمودار ہونے کے ساتھ ہی بالادست طبقوں کے خلاف انبیاء و حکمائے الٰہی کی انقلابی تصوریت کے حامی انقلاب پسند ذہن عمل پیرا رہے ہیں" (ص ۳۸) نیز چند الفاظ: "لہٰذا اس عہد میں اشتراکی انقلاب کی مزید کامیابی اور دشمن قوتوں سے اسے بچانے کے لیے اشتراکی معیشت اور جدلیات کا تعلق دوبارہ انبیاء کی انقلابی تصوریت سے قائم کر دینا لازمی و لابدی ہے" (ص ۴۸) دلچسپ نکتہ: "مولانا مودودی نے جنت کو اجتماعی معیشت کے نظام سے تعبیر کیا ہے.... دوسرے لفظوں میں ہبوط (ہبوط آدم) نام کی اجتماعی ملکیت کے انفرادی ملکیت میں بدل جانے کا ہے" (ص ۵۲) اور ڈاکٹر علی شریعتی نے: "ملکیت کے اس انفرادی نظام کے عہد کو قابیلی عہد قرار دیا ہے جو اپنے ما قبل ہابیلی عہد کا ضد (ANTI THESIS) تھا" (ص ۵۳)

نوخیز دانشوری نے گویا زمانۂ طالب علمی کے نوٹس کو جمع کر کے ایک اُلجھی اُلجھی تحریر مرتب کر دی ہے اور اس کا فکری رشتہ ایران کے "مجاہدین خلق" سے جوڑتے ہوئے علامہ اقبال کو بھی گواہ استغاثہ بنا لیا ہے اور پھر اس شاندار علمی اور انقلابی کارنامے کے ساتھ پروفیسر محمد عثمان صاحب کا نوٹ شائع کر کے گویا ایک سند بھی حاصل کر لی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فی الحقیقت یہ کتاب نہ علمی لحاظ سے اور نہ اخلاقی لحاظ سے کوئی افادیت بہم پہنچاتی ہے، بلکہ نوجوانوں کے لیے تو یہ خاص طور پر وجۂ انتشار ہوگی۔ ہم نے تو محض اس لیے اس کا ذکر تفصیل سے کیا کہ لوگوں کو یہ اطلاع ہوجائے کہ ایرانی "مجاہدین خلق" کے سائن بورڈ کے سامنے ایک نیا اشتراکی اڈا قائم ہونے کے آثار ہیں۔

چند مطبوعات "ہمدرد" مختلف مطبوعات۔ از حکیم محمد سعید صاحب و دیگر اصحاب۔ شائع کردہ: ہمدرد مرکز۔ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

اس وقت ہمارے سامنے حسب ذیل مطبوعات ہیں:

۱۔ سائنس اور معاشرہ۔ یونیسکو کے جریدے امپیکٹ کے منتخب مقالات کا اردو ترجمہ۔ اعلیٰ اخوبصورت طباعت۔ قیمت: ۴۰/- روپے

۲۔ خدمات ہمدرد، بذریعہ مطب ہمدرد۔ اس رسالے میں ہمدرد دواخانوں کے کام کا تعارف اور ۱۹۵۳ء سے ۱۹۸۳ء کے مصارف کی تفصیل۔

۳۔ ریاست اسلامی۔ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ میں "مذاکرہ فی تعلیمات نبوی" کا انعقاد ہمدرد کے اہتمام سے ہوا۔ اس میں پڑھے جانے والے مقالات میں سے منتخب نکات کو موضوع وار مرتب کر کے گویا ایک خلاصہ مہیا کر دیا گیا ہے۔

۴۔ ہمدرد یونیورسٹی (تنصیب سنگ بنیاد)، مورخہ ۲ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ کو حکیم محمد سعید صاحب کی دعوت پر جنرل محمد ضیاء الحق نے ہمدرد یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس پمفلٹ میں خطبۂ استقبالیہ شائع کیا گیا ہے۔ پمفلٹ میں ہمدرد اسکول، ہمدرد یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، ہمدرد لائبریری، ہمدرد سائنس سنٹر کا تذکرہ شامل ہے۔

۵۔ جریدۂ ہمدرد، ترجمان تحریک آواز اخلاق۔ مدیر حکیم محمد سعید صاحب۔ چندہ سالانہ دس روپے۔ فی شمارہ ایک روپیہ

۶۔ انتخاب، مرتب: حبیب الرحمٰن عثمانی۔ اس جریدہ کا ایک خاص نمبر سالنامہ ہے جس میں حکیم محمد سعید صاحب کی خدمات کا ذکر و بیان ہے۔ حکیم صاحب کے بیسیوں ہی میدان ہیں، کچھ فکری۔۔۔

© rasailojaraid.com